REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/

یوم پنجشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۶ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش | ۱۶ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا کہ

"صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ — حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح ساڑھے دس بجے چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے اس عرصہ کے لئے مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اور نائب امیر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کو مقرر فرمایا ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ فروری۔ کراچی سے اطلاع آئی ہے۔ کہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بہتر ہے۔ البتہ ٹانگ میں کچھ بے چینی اور کچھ عام گھبراہٹ کا سلسلہ چل رہا ہے جو ڈاکٹری رائے کے مطابق آہستہ آہستہ دور ہو گا۔ غالباً وہ ہسپتال سے آج باہر آجائیں گی اور عنقریب ہفتہ کے قریب کراچی چھاؤنی ہی رہ کر ڈاکٹر کے زیر علاج رہیں گی۔

لاہور ۱۵ فروری (بذریعہ تار) سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو رات نیند اچھی آگئی۔ حالت بفضلہ روبصحت ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔ — ۱۴ فروری کو تعلیم الاسلام کالج اکنامکس سوسائٹی کے اجلاس میں جناب عبدالکریم صاحب ریسرچ آفیسر سٹیٹ بنک آف پاکستان نے "Pakistan's Balance of payments" کے موضوع پر ایک معلوماتی تقریر فرمائی۔

مقبوضہ کشمیر کے متعدد پولیس افسروں کو عدم وفاداری کے الزام میں برطرف کر دیا گیا

بھارتی پولیس کے اٹھارہ سو افراد کو سری نگر منتقل کر دیا گیا

سری نگر ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی بخشی حکومت نے اپنے مخالفین کو ہٹا دینے کی مہم اور تیز کر دی ہے۔ چنانچہ محکمہ پولیس کے متعدد افسروں کو عدم وفاداری کے الزام میں برطرف کر دیا گیا ہے۔ — مزید معلوم ہوا ہے کہ ریاستی پولیس میں بھارتی باشندوں کو بڑی تعداد میں بھرتی کیا جا رہا ہے۔ اور کشمیریوں کو نکالا جا رہا ہے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں بھارتی پولیس کے اٹھارہ سو افراد کو بذریعہ طیارہ سری نگر بھیجا جا چکا ہے جہاں انہیں مختلف مقامات پر متعین کر دیا گیا ہے۔

مسجد لنڈن میں قانون کے مشہور برطانوی پروفیسر ہارٹ کا لیکچر

اسلامی تعلیمات میں گہری دلچسپی کا اظہار

لنڈن ۱۴ فروری (بذریعہ تار) مورخہ ۱۳ فروری کو آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہارٹ مسجد فضل لنڈن میں تشریف لائے۔ اور انہوں نے "سزائے موت" پر لیکچر دیا۔ اس موقعہ پر امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان نے قتل کی سزا کے متعلق اسلامی قانون پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں ان کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ اس بارے میں اسلام نے ہماری کیا راہنمائی فرمائی ہے

پروفیسر موصوف نے اسلامی قانون کی وضاحت پر امام مسجد لنڈن کا شکریہ ادا کیا۔ اور اسلامی تعلیمات کے مطالعہ میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اجلاس کے بعد امام مسجد لنڈن نے پروفیسر موصوف کی چائے سے تواضع کی۔ مسٹر ہارٹ قانون کے نامور برطانوی پروفیسر ہیں۔

صدر آئزن ہاور صدارت کے انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں

طبی مشیروں کی طرف سے اعلان

واشنگٹن ۱۵ فروری۔ صدر آئزن ہاور کے طبی مشیر نے کل ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور کی صحت اب اس قابل ہو گئی ہے۔ کہ وہ صدارت کے آئندہ انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ کچھ عرصہ قبل صدر آئزن ہاور دل پر حملہ ہونے کی وجہ سے اچانک بیمار ہو گئے تھے۔

آج کا دن

— ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء —

۱۹۴۲ء میں آج کے دن دوسری جنگ عظیم کے دوران میں سنگاپور نے جاپان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔

۱۸۶۹ء میں آج کے دن اردو کے نامور شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کا انتقال ہوا تھا۔

۱۷۹۲ء میں آج کے دن سرنگا پٹم کی تاریخی جنگ میں سلطان ٹیپو کو شکست ہوئی تھی۔

۱۸۰۸ء میں آج کے دن اٹلی میں سب سے پہلا بنک قائم ہوا تھا۔

مقبوضہ کشمیر بھارت کا ایک حصہ ہے

(صدر کانگرس)

سری نگر ۱۵ فروری۔ انڈین نیشنل کانگرس کے صدر کانگرس کے سالانہ اجلاس میں شمولیت کے بعد کل یہاں پہنچے۔ آپ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا اب اس امر میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ کہ مقبوضہ کشمیر بھارت کا ایک حصہ ہے۔ اور بھارت کے ساتھ یہ الحاق خود یہاں کے عوام کی مرضی اور منشاء کے عین مطابق ہے۔

یمن اور روس کے درمیان

سمجھوتہ کی اطلاع کی تردید

یمن ۵ فروری۔ حکومت یمن نے اس اطلاع کی تردید کر دی ہے۔ کہ یمن اور روس کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ حکومت یمن نے اس خبر کی بھی تردید کی ہے۔ کہ یمن میں تیل کے متعلق امریکہ کو جو مراعات حاصل ہیں انہیں ختم کیا جا رہا ہے۔

طلوع و غروب آفتاب

لاہور ۱۵ فروری۔ آج صبح آفتاب ۶ بجکر ۴۴ منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۵۱ منٹ پر غروب ہو گا۔ موسمی اطلاعات کے محکمہ کے اندازے کے مطابق آج مطلع قدرے ابر آلود رہے گا

دعا اور صدقہ

ربوہ ۱۵ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک کے سلسلہ میں ہر روز نماز مغرب کے بعد اسلام کے غلبہ اور سلسلہ کے استحکام اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے باقاعدہ اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔

کل ۱۴ فروری کو ایک بکرا ڈاکٹر فرزند علی صاحب کی طرف سے اور آج ایک دوسرا بکرا محلہ دارالرحمت غربی کی طرف سے بطور صدقہ دیا گیا۔

درخواست دعا

کیپٹن ڈاکٹر رمضان علی صاحب تا حال بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۵ فروری کے صفحہ اول پر اخبار احمدیہ میں ایک افسوسناک غلطی ہو گئی ہے یعنی اپریشن کی اطلاع میں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی بجائے سہو کتابت سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نام شائع ہو گیا ہے ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے قارئین تصحیح فرما لیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۶ء

تبلیغ اور مسلمان

ذیل میں ہم روزنامہ "نوائے پاکستان" کی اشاعت ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء سے ایک نوٹ جو "گر تو برا نہ مانے" کے زیر عنوان تیسرے صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ بجنسہٖ درج کرتے ہیں

"گر تو برا نہ مانے

ایک ہندو کا پن دان

اب ایک خبر بھارت کی بھی سن لیجئے۔ دہلی کے اخبار دیش سیوک کی زبان سے

"بمبئی کے ایک تاجر منی لال چاوھڑے نے وصیت کی کہ اس کی جائیداد میں سے دو کوٹھیاں قوم کے نام پر وقف کی جائیں۔ ایک لاکھ روپیہ مندروں کی مرمت کے لئے دیا جائے بیواؤں اور یتیموں کے لئے وظیفے مقرر کئے جائیں۔ اکیس ہزار روپیہ دھرم پرچار اور شدھی کے لئے دیا جائے۔ چار ہزار روپے دھارمک لٹریچر پر صرف کئے جائیں۔ اور ۶۵ ہزار روپے دھرم پرچارکوں (ہندو مذہب کے مبلغوں) کی خوراک۔ تنخواہ۔ کتابوں اور دوسری ضروریات کے لئے رکھے جائیں

۶ جنوری ۱۹۵۶ء

کہئے آپ میں بھی بہت سے مسلمان ایسے ہیں۔ جنہیں خدا کے فضل و کرم نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ ان کے ہاں مکانات۔ اراضی۔ نقدی۔ زیور۔ کپڑے وغیرہ کی کمی نہیں۔ مگر کیا کبھی سنا ہے؟ کہ کسی دولتمند تاجر اور سیٹھ اور افسر مسلمانوں نے اللہ کی راہ میں کچھ دیا ہے۔ دین کی خدمت کے لئے کچھ دیا ہے۔ قوم کی فلاح کے لئے کچھ دیا ہے۔ جواب یقیناً نفی میں ہے۔ اور اسی وجہ سے اسلام کمزور اور کفر طاقتور ہو رہا ہے۔

عیسائی مبلغین کا دورہ

اخبارات میں خبر چھپی ہے۔ کہ امریکہ انگلستان فرانس اور جرمنی کے ایک سو مسیحی مشنری متحد ہو کر دنیا کا دورہ کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ یہ عیسائی مبلغ ان ممالک اور ان علاقوں میں خاص طور پر قیام کریں گے۔ جہاں عیسائیت بہت کم ہے۔ یا بالکل نہیں ہے۔ وہاں یہ اپنے تبلیغی فرائض سر انجام دیں گے۔ ان کے ساتھ ایک کروڑ ۶۲ لاکھ ۲۵ ہزار تبلیغی ٹریکٹ اور پمفلٹ ہوں گے۔ ۲لم ہزار مکمل انجیلیں اور دو لاکھ انجیلوں کے بعض حصے ہیں۔ جو غیر مسیحیوں میں مفت تقسیم کئے جائیں گے۔ یہ پارٹی ایک سال آٹھ ماہ میں اپنا دورہ ختم کرے گی۔ اور اس کے تمام مصارف مختلف حکومتیں برداشت کریں گی۔ یہ بھی سنا ہے۔ کہ نئے نئے عیسائی لوگوں کو انعامات عطیات، وظائف اور امدادی رقوم بھی دی جائیں گی۔

یہ ہیں زندہ اقوام اور زندہ مذاہب کے کارنامے کہ لادینی و دہریت کے دور میں بھی اپنے مذہب کو زندہ رکھنے اور اسے بڑھانے پھیلانے کی برابر کوشش کی جاتی ہے۔ ذرا مسلمان بھی غور کریں۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو تبلیغی فرائض ان پر عائد کیا ہے۔ وہ اسے کہاں تک ادا کر رہے ہیں۔

دس لاکھ مسیحی پمفلٹ

امریکہ کے شہر شکاگو سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں ایک اور صرف ایک مسیحی ادارے نے کرسمس کے ایام میں مسیحی لٹریچر کے دس لاکھ پمفلٹ غیر عیسائیوں میں مفت تقسیم کئے۔ اس لٹریچر پر ادارہ کے ایک لاکھ ڈالر خرچ ہوئے یہ تو صرف ایک عیسائی ادارے کی تبلیغی سرگرمی ہے۔ اسی حیثیت کے اور اس سے بڑے اداروں نے خدا معلوم کتنے لاکھ مذہبی رسائل تقسیم کئے ہیں۔

لیکن ہم مسلمان اپنے مذہبی اور قومی دنوں میں جلسے کرنا۔ لذیذ کھانے کھانا اور رقص موسیقی ہی سے محظوظ ہونا ہی جانتے ہیں۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا"

(روزنامہ نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء)

ان مخیر ہندوؤں اور عیسائی پادریوں کے جوشِ تبلیغ کا ذکر کر کے نوٹ میں مسلمانوں سے مندرجہ ذیل استفسارات کئے گئے ہیں۔

(۱) مسلمان امراء نے دین کی خدمت کے لئے کیا قربانیاں کی ہیں۔

(۲) تبلیغی فرائض جو مسلمانوں پر عائد ہوتے ہیں۔ وہ اسے کہاں تک ادا کر رہے ہیں۔

(۳) مسلمان اپنے مذہبی اور قومی دنوں میں سوا عیش پرستی کے اور کیا کرتے ہیں۔

یہ سوالات کوئی آج ہی مسلمانوں کے سامنے پیش نہیں کئے گئے۔ بلکہ مختلف وقتوں میں مختلف پیراؤں سے ایک مدت سے ان کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ مگر ان سوالوں کا جواب عمل سے دینا تو الگ بات رہی۔ کبھی ہمارے غیر احمدی اہل علم حضرات نے ان کے متعلق شاید غور بھی نہیں کیا۔

پہلے اغنیاء ہی کو لیجئے۔ آج تک کتنے مسلمان دولتمند ہیں۔ جن کو کوئی رفاہِ عام کا ادارہ قائم کرنے یا خدمتِ خلق کے لئے اپنی دولت وقف کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ اس کے خلاف ہمارے لاہور ہی میں کئی ایک ادارے موجود ہیں۔ جو ہندو مخیر لوگوں نے قائم کئے ہیں۔ اور ہم ابھی تک ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔ دیال سنگھ کالج۔ سر گنگا رام ہسپتال وغیرہ وغیرہ پھر عیسائی مشنوں کو ہی دیکھئے۔ خود ہمارے ملک میں وہ کس قدر شوق اور جوش سے خدمتِ خلق کا کام سر انجام دے رہے ہیں۔ یہ مشن کوئی یونہی نہیں چل رہے۔ بلکہ ان کے پیچھے یورپ اور امریکہ کے عیسائی دولتمند مخیر لوگوں کی امداد کام کر رہی ہے۔

اور ہمارے علماء کرام کو تو اب اقتدار پر قبضہ کرنے کا اتنا اہم کام درپیش ہے۔ کہ ایسی معمولی باتوں کے لئے تو ان کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔ اور یا ان لوگوں کو جو اچھا برا تبلیغی کام کر بھی رہے ہیں۔ ان کی ترہیب و تخویف کی تجاویز سوچنا۔ ان کے راستہ میں روڑے اٹکانا ہی سب سے بڑی خدمت اسلام سمجھی جاتی ہے۔ یا پھر کفر و تکفیر کا اہم مشغلہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس دردِ دل اور کس جوش سے ایک بار نہیں بارہا اور کئی کئی طریقوں سے مسلمانوں کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔ پھر آپ کی کھڑی کی ہوئی جماعت نے الفاظ سے ہی نہیں بلکہ اپنے عمل سے یہ واضح کیا ہے۔ کہ آج مسلمانوں کو جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ اسلام کا صحیح چہرہ تمام دنیا کی اقوام کے سامنے پیش کرنا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ ہمارے اہل علم حضرات اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ انہوں نے عقائد کے جھگڑے شروع کر دیئے۔ اور عوام کو اس سے برگشتہ کرنے میں تمام زور خرچ کر دیا ہے۔ اور کوئی رکاوٹ نہیں جو راستہ میں ڈالنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ ان مشکلات کے باوجود جماعت احمدیہ اپنا کام کرتی چلی جاتی ہے۔ بے شک اس کے وسائل محدود ہیں۔ اس کے پاس روپیہ نہیں ہے۔ اس کے پاس ساز و سامان نہیں ہیں۔ لیکن وہ اپنی سعی کئے چلی جاتی ہے۔ اور کچھ نہیں تو کم سے کم وہ مسلمانوں کے سامنے ایک مثال تو پیش کر رہی ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کا کام باوجود مشکلات کے بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر آج مسلمانوں کے اغنیاء اور اہل علم حضرات اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو چند ہی سالوں میں کیا معجزہ رونما نہیں ہو سکتا؟

ربوہ میں صنعتیں اور کارخانے جاری کئے جائیں

(از مکرم ناظر صاحب صنعت و تجارت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشا مبارک ہے۔ کہ ربوہ کی آبادی کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہاں کے باشندوں کے لئے مقامی طور پر ذرائع آمد پیدا کئے جائیں۔ اس ضمن میں حضور نے اپنے متعدد خطبوں میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ حضور کے یہ ارشادات الفضل میں وقتاً فوقتاً چھپ چکے ہیں۔ حضور نے جو ذرائع اختیار کرنے کے لئے احباب کو توجہ دلائی ہے۔ ان میں سے ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ مرکز سلسلہ میں صنعتیں اور کارخانے جاری کئے جائیں۔ تاکہ مرکز میں آباد ہونے والوں کے لئے اسی ذریعہ سے روزگار کا سامان مہیا ہو۔ ضرورت ہے۔ کہ جو احمدی دوست صنعتی کاروبار اور کارخانوں کے چلانے کے کاروبار سے واقفیت رکھتے ہوں، وہ جلد از جلد توجہ فرمائیں۔ اور ربوہ میں مختلف قسم کی صنعتیں اور کارخانے جاری کریں۔ اس سے جہاں انہیں دنیوی فوائد حاصل ہوں گے۔ وہاں ربوہ کی آبادی میں ترقی ہونے سے انہیں روحانی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ پس صنعتوں کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے دوستوں کو اسی طرف فوری توجہ کرنی چاہئیے۔ صنعتی کاروبار کے لئے زمین کے حصول میں خاص سہولتیں دینا محکمہ آبادی ربوہ کے مدنظر ہے۔ اور عنقریب اس کے متعلق اعلان بھی کر رہے ہیں۔ (ناظر صنعت و تجارت ربوہ)

جملہ مجالس کے خدّام جو ربوہ دار الہجرت میں تشریف لائیں

جملہ مجالس کے عہدیداران اور خدام سے درخواست ہے۔ کہ ان میں سے جن کو جب کبھی مرکز میں تشریف لانے کی توفیق ملے۔ تو وہ مہربانی کر کے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں خاکسار کو بھی مل لیا کریں۔ تاکہ جہاں مجالس کے مقامی حالات کی روشنی میں مجھے راہنمائی میسر آ سکے گی۔ وہاں تبادلۂ خیالات کے نتیجہ میں ان کو بھی مرکزی ہدایات سے کما حقہٗ واقفیت ہو جایا کرے گی۔ اور اس طرح ہم سب مل کر مؤثر رنگ میں خدام الاحمدیہ کی مالیات کو مضبوط کر سکیں گے

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

زمیندار اصحاب کو چاہیئے کہ وہ یورپ سے سبق سیکھیں اور اپنی فصلوں کی پیداوار بڑھانے کی کوشش کریں

صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات کو محفوظ رکھو اور سلسلہ کی شائع کردہ کتب خریدنے کی طرف توجہ کرو

اپنے اندر صحابہؓ جیسا رنگ پیدا کرو اور زیادہ سے زیادہ ربوہ آنے کی عادت ڈالو

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ۔ قسط سوم

(یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ (انچارج شعبہ زود نویسی)

تقریر نویس:۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا:۔
میں نے کئی دفعہ پہلے بھی سنایا ہے کہ

ایک دفعہ قادیان میں

میں سیر کرنے نکلا تو مجھے ایک کھیت بڑا اچھا نظر آیا۔ اس کی فصل بڑی عمدہ تھی۔ چوہدری صاحب میرے ساتھ تھے ان سے میں نے کہا۔ کہ یہ کسی سکھ کا ہے۔ کہنے لگے آپ کو کس طرح پتہ ہے میں نے کہا سکھ کا ہی ہے بلاؤ کسی ایسے آدمی کو جو اس کا واقف ہو۔ انہوں نے بلایا۔ میں نے پوچھا کس کی زمین ہے۔ وہ کہنے لگا۔ فلاں سکھ کی ہے۔ وہ بہت حیران ہوئے کہ آپ کو کس طرح پتہ لگا۔ میں نے کہا اب مجھے فصل نظر آ رہی تھی۔ کہ یہ کسی سکھ کی ہی ہو سکتی ہے۔ مسلمان تو تہجد کے وقت حقہ پکڑ کر آگ سلگانے بیٹھ جاتا ہے۔ اس کی فصل کیا ہونی ہے سکھ ہے جس نے حقہ چھوڑا ہوا ہے۔ اس کی برکت خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مل رہی ہے کہ اس کی فصل اچھی ہوتی ہے۔ مسلمان حقہ کے لئے آگ جلا رہا ہوتا ہے۔ اور یہ اس وقت ہل چلا رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ جانتے ہو سکھ بے چارہ بڑا سیدھا سادہ ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ریل میں ایک سکھ تحصیلدار میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ کہنے لگا آپ کا عقیدہ ہے کہ

اسلام عالمگیر مذہب ہے

میں نے کہا ہاں کہنے لگا پھر ایک بات مجھے سمجھا دیں میں نے کہا وہ کیا کہنے لگا اسلام عالمگیر مذہب جو ہوا۔ تو مرد عورت سب کے لئے ہوا۔ میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا تو پھر مرد تو ختنہ کرتے ہیں۔ عورت کیا کرے۔ میں نے کہا سردار صاحب آپ کا مذہب بھی عالمگیر ہے یا نہیں (وہ ہے تو نہیں۔ مگر لوگ تو اپنے مذہب کو عالمگیر کہنے سے نہیں رکتے۔ بلکہ وہ اس پر فخر کرتے ہیں) کہنے لگا۔ نہیں جی ہمارا مذہب بھی عالمگیر ہے۔ میں نے کہا سردار صاحب آپ کے ہاں داڑھی مونچھ رکھنے کا حکم ہے آپ نے تو رکھ لی۔ عورت کیا کرے۔ کہنے لگا جی اوہدی ہوندی ہی نہیں۔ میں نے کہا آپ اس سے ہی سمجھ جائیں۔ کہنے لگا اچھا "ہن سمجھ آئی" میں نے کہا شکر ہے جلدی سمجھ آگئی۔ مگر دیکھو باوجود اس کے وہ سادہ ہے۔ اپنے

کام میں بڑا ہوشیار ہے

وہ زمینداری میں اور پیشہ میں آگے بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ سارے لوہار اور ترکھان سکھ ہیں۔ اور ایسی تجارت کرتے ہیں کہ دور دور تک ان کے بنے ہوئے مال جاتے ہیں۔ اور پھر اب تو انہوں نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ عقل بھی ان کی ایسی کمزور نہیں۔ مثلاً افریقہ سے ہمیں خط آ رہے ہیں۔ کہ سب سے زیادہ سکھ ہم سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی۔ کہ ہم نے پارٹیشن کے موقعہ پر آپ کی نصیحت نہیں مانی۔ ہم سے یہ بڑی بے وقوفی ہوئی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ بعض سکھ تو چندے بھی دیتے ہیں۔ اور اپنی محبت اور اپنا تعلق بھی ظاہر کرتے ہیں۔ میں نے لکھا اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ خدا تعالیٰ نے

ایک موقعہ پیدا کیا ہے

بہرحال یہ کام یہاں کا سکھ کر رہا ہے۔ اٹلی کا زمیندار کر رہا ہے۔ جاپان کا زمیندار کر رہا ہے۔ امریکہ کا زمیندار کر رہا ہے۔ ہالینڈ کا زمیندار کر رہا ہے۔ تم کیوں نہ کرو۔ وہ اپنے پیٹ کے لئے کرتے ہیں۔ تم خدا کے لئے کرو۔ اچھی محنت کرو۔ وقت پر پانی دو۔ میں جب سندھ جاتا ہوں تو چونکہ مجھے گاؤں کا دورہ ہوتا رہتا ہے۔ مجھے زمینوں میں پھرنے کے لئے۔ دیہہ تو میں جاتا پھرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ چلتے چلتے موٹر کھڑا ہو جاتا ہے۔ پوچھتا ہوں کیوں کھڑے ہو گئے۔ کہتے ہیں آگے سڑک ٹوٹی ہوئی ہے۔ میں پھر پوچھتا ہوں۔ سڑک کیوں ٹوٹی ہے۔ وہ کہتے ہیں پانی ٹوٹ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں۔

پانی کیوں ٹوٹ گیا

وہ کہتے ہیں فلاں زمیندار کی رات کو باری تھی۔ مگر وہ گھر سے نہیں نکلا۔ "کہ ہن رات نوں کون کھیچل کرے"۔ کون دیکھ بھال کرے

نتیجہ یہ ہوا

کہ پانی ٹوٹ گیا۔ اور ساری سڑکیں خراب ہو گئیں۔ غرض ہمارا زمیندار نہ رات کو پانی دینے کے لئے نکلتا ہے۔ نہ وقت پر ہل چلانے کے لئے نکلتا ہے۔ نہ اچھے بیج کی تلاش کرتا ہے۔ اگر گرین مینورنگ (Green manuring) کرتا ہے تو غلط طریق پر۔ اول تو جانور کی مینورنگ (manuring) بڑی قیمتی چیز ہوتی ہے۔ مگر جانور کا جتنا گوبر نکلتا ہے یہ اس کو پاتھ کر اس کی آگ جلاتا ہے۔ اور بڑا خوش ہوتا ہے۔ کہ بالن مفت مل گیا۔ حالانکہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ "بالن تے مفت مل گیا پر سٹھ من غلہ برباد ہو گیا"۔ غرض سب کام اندھا دھند کرتا ہے۔ تم کو خدا نے احمدی بنایا ہے۔

دین کا وارث

بنایا ہے۔ تم عقل کرو۔ خدا کے لئے کمائی کرو۔ اور دین میں دو۔ اگر پچیس لاکھ تمہاری صدر انجمن احمدیہ کا چندہ ہو۔ تو ابھی دو تین کالج اور بن جائیں۔ پچیس لاکھ تحریک جدید کی آمد ہو جائے۔ تو ہم خدا کے فضل سے پچاس مشن اور کھول دیں گے اور اسلام جلدی جلدی ترقی کرنے لگ جائے گا۔

پھر میں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے درد صاحب بیچارے فوت ہو گئے۔ مالک صاحب۔ بیمار ہیں۔ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب فوت ہو گئے۔

صحابہؓ فوت ہو رہے ہیں

پچھلے لوگوں کو دیکھو۔ باوجودیکہ ان لوگوں میں اتنا علم نہیں تھا انہوں نے اس چیز کی بڑی قدر کی۔ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات پر

بڑی بڑی ضخیم کتابیں

دس دس جلدوں میں لکھیں۔

ہمارے ہاں بھی صحابہؓ کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں۔ ملک صلاح الدین صاحب لکھ رہے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں میں سینکڑوں روپیہ کا مقروض ہو گیا ہوں۔ وہ کتابیں کوئی نہیں خریدتا۔ اول تو میں سمجھتا ہوں ان کی غلطی ہے۔ اگر وہ لکھ کے انجمن کو دے دیتے یہ لالچ نہ کرتے کہ شاید پانچ سو خرچ کیا تو آٹھ سو آجائے گا۔ تو قرض نہ ہوتا۔ مگر اب پانچ سو بھی نہ آیا۔ اور وہ بھی ضائع چلا گیا۔ لیکن کم سے کم

احمدیوں کو چاہیئے تھا

کہ اپنے آباء کے نام یاد رکھتے۔ آپ لوگ تو قدر نہیں کرتے۔ جس وقت یورپ اور امریکہ احمدی ہوا۔ تو انہوں نے آپ کو بُرا بھلا کہنا ہے کہ حضرت صاحب کے صحابہؓ اور ان کے ساتھ رہنے والوں کے حالات بھی ہمیں معلوم نہیں۔ وہ بڑی بڑی کتابیں لکھیں گے جیسے یورپ میں بعض کتابوں کی بیس بیس چالیس چالیس پونڈ قیمت ہوتی ہے۔ اور بڑی بڑی قیمتوں پر لوگ ان کو خریدیں گے مگر ان کا مصالحہ ان کو نہیں ملے گا۔ اور وہ غصہ میں آکے تم کو بددعائیں دیں گے کہ ایسے قریبی لوگوں نے کتنی قیمتی چیز ضائع کر دی۔ ہم نے تو اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بھی مکمل نہیں کی۔ بہر حال

صحابہ کے سوانح محفوظ رکھنے ضروری ہیں

جس جس کو کوئی روایت پتہ لگے۔ اس کو چاہیئے کہ لکھ کر اخباروں میں چھپوائے۔ کتابوں میں چھپوائے۔ اور جن کو شوق ہے ان کو چاہیئے تاکہ وہ جمع کریں اور پھر وہ جو کتابیں چھپائیں ان کو ضرور خریدے اور اپنے بچوں کو پڑھائے۔ صحابہؓ میں جو رنگ تھا اور ان لوگوں میں جو قربانی تھی وہ ہمارے اندر نہیں ہے۔ مگر ہمارے اندر بھی وہ طبقہ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پائی تھی بڑا مخلص تھا۔ اور ان میں بڑی قربانی تھی اگر وہی اخلاص آجکل نوجوانوں میں پیدا ہو جائے۔ تو جماعت ایک سال میں کہیں سے کہیں نکل جائے۔

ایک دو جن کے قریب

تو وہ آدمی تھے۔ جو قادیان سے کوئی سو میل پر رہتے تھے۔ سڑک کوئی نہیں تھی۔ ریل کوئی نہیں تھی۔ مگر وہ ہر اتوار کو چھٹی پر قادیان آپہنچتے تھے۔ اب یہاں پاس گوجرانوالہ ہے۔ شیخوپورہ ہے۔ اور ربوہ عین سڑک پر ہے۔ ڈیڑھ دو گھنٹے میں لوگ پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن نوجوانوں کو چھٹی ملتی ہے تو جھٹ اپنے گھر گھس جاتے ہیں۔ یہاں کوئی نہیں آتا۔ ہم سے اگر نہیں ملنا میں بیماری کی وجہ سے درس تو نہیں دے سکتا۔ لیکن دین کی کوئی بات اگر وہ مجھ سے پوچھنا چاہیں تو پوچھ سکتے ہیں۔ مثلاً

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ہیں

ان کو دین کی خدمت کا ایک عشق ہے۔ یورپ کے سفر میں وہ میرے ساتھ تھے۔ اور میرا دل بہلانے کے لئے اپنا کام چھوڑ کر آگئے تھے۔ میں نے دیکھا موٹر میں کہیں جا رہے ہوتے تو انہوں نے ذرا پیچھے کو منہ موڑنا اور کہنا کہ فلاں مضمون کے متعلق کوئی آیت ہو یا کوئی نکتہ ہو۔ تو مجھے بتایا جائے۔ میں مضمون کی تیاری کر رہا ہوں۔ اس طریق پر تم بھی اتنا علم حاصل کر سکتے ہو کہ بیس کتابوں میں بھی تم کو نہیں مل سکتا۔ مثلاً میں نماز پڑھنے نکلا تو جب نماز کے بعد میں مسجد میں بیٹھ جاؤں تم پیش کرو کہ یہ سوال ہے یہ حل نہیں ہوتا۔ اس طرح تم اپنا علم بڑھاتے چلے جاؤ۔ میرا تو اس بیماری کی وجہ سے حافظہ بڑا خراب ہو گیا ہے لیکن پھر بھی

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

کہ ابھی بہت کچھ یاد ہے۔ تم اگر پوچھتے رہو اس سے علم تازہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی بات بھولی ہوئی ہو۔ تو پاس علماء بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں ان سے کہہ دیا کہ فلاں بات حدیث سے نکال دو۔ اس سے میرا بھی علم تازہ ہو جائے گا اور تمہارا بھی علم بڑھے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ربوہ سے سو سو دو دو سو میل کے اندر جتنے لوگ ہیں ان کو تو یہ اقرار کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی طرح ہم نے تین چار دفعہ ربوہ میں ضرور پہنچنا ہے وہ ہر اتوار کو آپہنچتے تھے مفتی محمد صادق صاحب کو تم نے دیکھا ہے ان کی صحت کتنی کمزور ہے۔ مگر وہ کمزور شخص ہر اتوار کو بٹالہ سے بارہ میل پیدل چل کر قادیان آپہنچتا تھا۔ اسی طرح

منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم

کپورتھلہ سے چلتے تھے۔ اور قادیان آتے تھے۔ اس وقت ان کی تنخواہ صرف پانچ چھ روپے ہوتی تھی۔

مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے تو وہ آئے اور آکر مجھے پیغام بھیجا کہ ملنا ہے۔ میں باہر آیا تو انہوں نے مصافحہ کیا اور تین یا چار اشرفیاں میرے ہاتھ میں دے دیں۔ اور پھر رونے لگے۔ میں نے سمجھا کہ شاید حضرت صاحب کی وفات کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ مگر ان کی چیخیں نکلتی چلی جائیں اور ہچکی بندھ گئی۔ میں نے سمجھا کہ اس کے علاوہ کچھ اور بات بھی ہے اور انہیں کوئی اور واقعہ یاد آیا ہے۔ میں ان کو تسلی دیتا چلا جاؤں کہ صبر کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی یہی مشیت تھی۔ آخر بڑی مشکل سے چپ ہوئے۔ مگر چپ کر کے دوبارہ ہچکی لی۔ اور رونے لگ گئے۔ میری طبیعت بھی کچھ گھبرائی مگر میں نے صبر کیا آخر کہنے لگے۔ میری ہمیشہ خواہش ہوتی تھی کہ میں حضرت صاحب کو سونا نذرانہ کے طور پر پیش کروں۔ میں ساراا مہینہ پیسے جمع کرتا رہتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میں نے قادیان بھی ضرور جانا ہے مگر پیدل جاؤں گا اور پیسے جمع کروں گا اسلئے کہ حضرت صاحب خدا تعالیٰ کے بڑے مقرب اور مسیح موعود ہیں ان کو نذرانہ دینا ہے تو سونا دینا ہے۔ مگر سونا کبھی نہیں ہوتا تھا۔ باوجودیکہ میں پیدل آتا تھا پھر بھی روپے بنتے تھے سونا نہیں بنتا تھا (اس وقت وہ تحصیلدار ہو گئے تھے مگر ریاستوں میں تحصیلداروں کی تنخواہ بھی کم ہوتی ہے۔ بہر حال ان کی تنخواہ اس وقت اتنی تھی کہ وہ قربانی کر کے سونا بنا سکتے تھے) انہوں نے یہ کہا اور پھر ہچکی لی اور چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ پھر کہنے لگے

”ساری عمر جوڑ جوڑ کے اس انتظار میں رہا کہ حضرت صاحب کو ملوں گا تو سونا نذرانہ دوں گا۔ جب تک حضرت صاحب رہے سونا نہیں بنا۔ جب میں سونا لایا تو حضرت صاحب نہیں رہے“

پھر مجھے پتہ لگا کہ اس شخص کے دل میں کتنا اخلاص اور کتنی محبت تھی۔ تو چاہیئے کہ تم بھی

صحابہ والا رنگ اختیار کرو

زیادہ سے زیادہ ربوہ آؤ اور زیادہ سے زیادہ مجھ سے مل کر اور دوسرے دوستوں سے مل کر کوشش کرو کہ تمہارا علم بڑھے اور پھر سلسلہ کی کتابیں خریدو اور ان کو پڑھو۔ ہمارے سلسلہ کی کتابوں میں علم کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں اور سلسلہ کی دوسری کتابیں پڑھ لے اس کے مقابلہ میں دنیا میں کوئی آدمی نہیں ٹھہر سکتا آجکل

بہائی لوگ

بڑا جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ جہاں دیکھتے ہیں کہ کسی کو کوئی چیز پسند ہے۔ وہیں کہہ دیتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ آج کل انڈونیشیا پر انہوں نے زور دیا ہوا ہے۔ وہاں ان کے کچھ پروفیسر چلے گئے ہیں۔ میرا لڑکا رفیع احمد بھی وہاں تبلیغ کے لئے گیا ہوا ہے۔ اس نے مجھے لکھا کہ میں نے ان کو یوں جواب دیا تو انہوں نے کہا یہ جھوٹ ہے۔ ہماری کتاب میں یہ نہیں ہے۔ میں نے لکھا یہ جھوٹ بات ہے ان کی کتابوں میں یہ بات موجود ہے۔ پھر میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب کو وہ خط بھیج دیا کہ آپ

حوالے نکال دیں

میں نے تو لکھ دیا ہے کہ جھوٹ ہے لیکن آپ حوالے نکال کر بھجوا دیں۔ انہوں نے حوالے دے دیئے۔ جس پر اس نے ایک رسالہ لکھا اور اسے شائع کیا۔ مولوی عبدالواحد صاحب انڈونیشین مبلغ عربی پڑھنے کے لئے دمشق گئے تھے وہاں سے آتے ہوئے وہ طہران میں ٹھہرے تو انہوں نے بتایا کہ میں طہران میں انڈونیشین ایمبیڈر سے ملنے گیا۔ وہ مرزا رفیع احمد کی بڑی

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بابرکت وجود اسلام کے زندہ خدا کی قدرت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ آپ اس عظیم الشان نشان سے لوگوں کو واقف کرانے کے لئے اخبار الفضل کا مصلح موعود نمبر ضرور خریدیں۔ اور اپنے ملنے جلنے والوں میں تقسیم کریں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تعریف کرتا تھا۔ کہ میں نے بہائیوں کے متعلق ان کا مضمون پڑھا ہے۔ نہایت عمدہ رد کیا ہے۔ اور کہتا تھا۔ کہ چونکہ میں یہاں ایسے علاقہ میں ہوں۔ جہاں بہائیوں کا زور ہے۔ اس لئے اس مضمون کو پڑھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ بس بہائیوں کا منہ بند ہو گیا۔

تو ہمارے بچے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے

سلسلہ کی کتابیں

پڑھ کے ایسا علم حاصل کر لیتے ہیں۔ کہ ان کو بڑے سے بڑے دشمن کے مقابلہ کی توفیق مل جاتی ہے۔ پس یہاں آنے کی عادت ڈالو۔ یہ باتیں چھوڑ دو۔ کہ جلسہ پر آئے۔ ایک دو دن رہے۔ اور چلے گئے۔ جو دور ہیں وہ تو مجبور ہیں۔ مثلاً ہندوستان سے آنے والے خواہش رکھتے ہیں۔ تو بعضوں کو پاسپورٹ ہی نہیں ملتا یا بہت دور دور کے علاقہ کے لوگ ہیں۔ مثلاً اب ماریشس سے بعض ایسے دوست آئے ہیں۔ جو میری جوانی میں احمدی ہوئے تھے۔ بڑی خواہش کے بعد اب ان کو یہاں آنے کی توفیق ملی ہے۔ مگر پھر کچھ ایسے حادثات ہو گئے۔ کہ وہ جلدی واپس جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نوجوان احمد ید اللہ ہیں۔ وہاں جماعت میں کچھ فتنہ ہے۔ دوست ان کے لئے بھی دعا کریں۔ انہوں نے اپنی زمین میں سے کچھ زمین شہر کے پاس

مسجد کے لئے

دے دی ہے۔ جہاں اب مسجد بنائی جائے گی دوست دعا کریں۔ کہ جس طرح انہوں نے خدا کا گھر بنانے کے لئے قربانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی گھر بنائے۔

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی مقبولیت

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اسلام کی برتری و حقانیت پر مشتمل ہے۔ اور اپنے اندر ہزاروں قسم کے عقلی اور نقلی دلائل رکھتا ہے۔ اور یہ دلائل حقہ اپنی قوت و شوکت کے اعتبار سے ایسے زبردست ہیں۔ کہ اغیار اسلام ان کے جواب پیش کرنے سے قطعاً قاصر ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی قاصر رہیں گے۔

جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی بصیرت افروز کتب و رسائل میں اسلام کے حریفوں کے ساتھ مدافعانہ جنگ روحانی اسلحہ سے لڑی ہے۔ اور اس مذہبی مقابلہ کے میدان میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو ہر لحاظ سے فتح مند جرنیل کی سی حیثیت بخشی ہے۔ وہاں حضور علیہ السلام کے علم کلام میں ملت اسلامیہ کو از سر نو بیدار کرنے اور اسے اپنے روحانی آباؤ اجداد کے نقش قدم پر گامزن ہونے کی بھی پُرزور طریق پر تلقین فرمائی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے سامنے ایسے امور روحانیہ بیان فرمائے ہیں۔ کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے اس گئے گذرے زمانہ میں بھی قوم مسلم پہلے کی سی شان و عظمت دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور اس کے صدیوں کے بگڑے کام سنور سکتے ہیں۔

غرض اگر مسلمان من حیث القوم چاہتے ہیں۔ کہ اسلام پھر سے دنیا میں اجاگر ہو۔ پھولے اور پھلے۔ اور گذشتہ کی طرح شیریں ثمرات سے حصہ پائے۔ تو اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ وہ اس زمانہ کے مامور ربانی علیہ السلام کے علم کلام کو بغور پڑھیں۔ اور اس میں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں جو حقائق بیان فرمائے گئے ہیں۔ انہیں عملی طور پر اپنائیں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو یقین جانیئے۔ کہ وہ مبارک اور خوشکن زمانہ جلد عود کر آئے گا کہ جس میں اسلام کا ہی روحانی تسلط دنیا میں نظر آنے لگ پڑے۔

یہ امر کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے علم کلام میں مذکورہ بالا روحانی انقلاب پیدا کر سکنے کی صلاحیت موجود ہے۔ کوئی ایسا امر نہیں۔ کہ جس سے اپنے ہی آشنا ہوں۔ بلکہ اغیار تک بھی حضور کے علم کلام کی روحانی استعدادوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اور کھلے بندوں اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم اپنے کئی ایک گذشتہ مضامین میں بھی روشنی ڈال چکے ہیں۔ تاہم آج بھی ایک واقعہ عرض کئے دیتے ہیں۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقع پر محمد فاضل رمضان صاحب آف ڈچ گائنا اپنا ایک مقالہ پڑھتے ہوئے ڈچ گائنا کے ایک غیر احمدی عالم کا بایں الفاظ ذکر کرتے ہیں:۔

"سنت والجماعت کا ایک مولوی کرامت خان مسلمان ممالک سے لٹریچر منگوا کر بیچا کرتا تھا۔ ...... کچھ عرصہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب اس کے ہاتھ آ گئی جس میں عیسائیوں کے اسلام پر اعتراضات کے جواب اور اسلام کی صداقت کے حق میں دلائل دیئے گئے تھے۔ مولوی کرامت خان صاحب لوگوں کو اس کتاب کے مصنف کا نام بتائے بغیر اس کو پڑھ کر لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ جماعت میں اس کی عزت بڑھنی شروع ہوئی۔ اور لوگ اس کو عالم جاننے لگے۔ کیونکہ وہ لوگوں کے سوالات کا صحیح اور معقول جواب دیا کرتا تھا۔ کچھ دیر بعد جب اس کے ہمعصر اور ہمخیال لوگوں کی تعداد کافی ہو گئی۔ تو اس نے ایک جماعت کی بنیاد ڈالی۔ جس کا نام حمایت اسلام رکھا۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۸ر جنوری ۱۹۵۶ء ص)

اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام کس قدر پُر تاثیر ہے۔ اور یہ کہ پادری وغیرہ لوگ حضور کے بیان فرمودہ دلائل کا جواب دینے سے محض عاجز ہیں۔ جب یہ حقیقت ہے۔ تو کیا مسلمانوں پر لازم نہیں۔ کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا کلام بشوق مطالعہ فرمائیں۔ تا انہیں اغیار اسلام کی سرکوبی کے لئے روحانی اسلحہ مل سکے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) سید زمان شاہ صاحب صدر عمومی ربوہ کئی دن سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت اور عمر درازی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد سعید پینشنر ربوہ)

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ گذشتہ کئی روز سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

مبشر احمد گنج مغلپورہ

شیخ محمد صدیق صاحب مرحوم آف اوکاڑہ

(از مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب نویدی ایس وی ٹیچر اوکاڑہ)

شیخ محمد صدیق صاحب مرحوم آف اوکاڑہ کی وفات کی خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ آپ کی زندگی کے مختصر حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

آپ صرف دو دن بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ سلطان محمود تھا۔ وہ صحابی اور مبائع احمدی تھے۔ انہوں نے اپنے اکثر بچوں کو تعلیم قادیان دارالامان میں دلوائی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ایک نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔ غرباء کی امداد کرنا آپ کا عموماً شیوہ تھا۔

شیخ صاحب کے نو اور بھائی تھے۔ سب سے چھوٹے بھائی شیخ منور الدین صاحب جو قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک ہونہار طالب علم تھے۔ عین عالم شباب میں وفات پا گئے۔ باقی برادران میں سے شیخ عبد العزیز صاحب مالک عزیز آئس فیکٹری لائل پور شیخ محمد محسن صاحب شیخ مولا بخش صاحب اپنے تجارتی کاروبار میں منہمک ہیں۔ شیخ صاحب نہ صرف پیدائشی احمدی تھے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے بھی مشرف تھے۔ آپ میں خدمت خلق اور تبلیغ کا خاص جذبہ تھا۔ اپنے حلقہ اثر میں ہمیشہ تبلیغ کرتے رہتے۔ جب جلسہ پر قادیان جاتے۔ تو کئی ایک نئے دوستوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے۔ اور اگر نہ جا سکتے۔ تو کئی ایک مستحقین کو اپنی گرہ سے کرایہ دیکر بھیج دیتے۔ اوکاڑہ ہسپتال کا آپ عموماً چکر لگایا کرتے تھے۔ غریب اور نادار بیماروں کی امداد دودھ۔ پارچات وغیرہ سے کرتے رہتے۔ جہاں ٹیکہ وغیرہ کی ضرورت پڑتی۔ بمشورہ ڈاکٹر صاحب۔ ٹیکے وغیرہ بھی مہیا کر دیتے۔ اور آپ کا یہ اکثر معمول تھا۔ سردیوں میں بیماروں کو لحاف بنوا دیتے۔ جس کو دیکھتے نقد امداد سے دریغ نہ کرتے۔ آپ کی بیوی بھی اس کام میں ان کی پوری پوری معاون اور مددگار ہوتیں۔ نو مبائعین سے والدین جیسا سلوک کرتے اور جہاں تنگ بن پڑتا۔ دست شفقت و محبت سے انہیں نوازتے۔

ایک موقع پر ایک نو مبائع سے اس کے رشتہ داروں نے قطع تعلق کر لیا۔ اور اس کی شادی کے موقع پر اس کی مالی امداد سے نہ صرف ہاتھ کھینچ لیا۔ بلکہ اسے اس سلسلہ میں ناکام رکھنے کی کوشش میں لگ گئے۔ آپ نے اس کی اتنی مدد کی۔ کہ علاقہ کے لوگ حیران رہ گئے۔ اس نمونہ کا یہ اثر ہوا۔ کہ وہاں ایک نئی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔

مساجد بنوانے کا بہت شوق تھا۔ اوکاڑہ شہر میں کئی ایک مساجد کی بنیاد رکھ کر ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ مسجد احمدیہ کے بنانے کا شوق اس قدر تھا۔ کہ کئی ایک موقع کی زمینیں خریدنے کی کوشش کرتے۔ مگر مخالفت کی وجہ سے کامیاب نہ ہوتے۔ آخر کار میری کوشش سے اوکاڑہ کے مرکز میں ایک قطعہ زمین خریدنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور چند دنوں میں مسجد بھی بن گئی۔ وفات پانے سے پہلے آپ نے مسجد کے ساتھ ایک احمدیہ لائبریری کی عمارت بھی مکمل کر دی۔

آپ نے اپنے پیچھے چھ لڑکے چھوڑے ہیں۔ ان کے علاوہ پوتے پوتیاں ہیں۔ بہت بڑا بھاری کنبہ ہے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ احباب شیخ صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے اعزاز میں دعوت

مورخہ ۵ ر فروری شام کو جماعت احمدیہ کنری کی طرف سے مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سلسلہ کے اعزاز میں الوداعی دعوت کا انتظام کیا گیا۔ اس تقریب میں علاوہ احباب جماعت کے کنری کے غیر از جماعت دوست بھی ایک خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

دعوت سے فارغ ہونے کے بعد صدر جماعت کنری جناب مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے نے حاضرین کو بتایا کہ جناب مولوی صاحب موصوف تبلیغ اسلام کے لئے سنگاپور تشریف لے جا رہے ہیں جہاں آپ پہلے بھی سولہ سال تک فریضہ تبلیغ نہایت کامیابی کے ساتھ ادا فرما چکے ہیں۔ مولوی صاحب کے تعارف کے بعد مکرمی جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب امیر حلقہ حیدرآباد نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ زمانہ اشاعت اسلام کے لئے ازل سے مخصوص ہے اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جانی مالی اور ہر طرح کی قربانی کر کے اسلام کی اشاعت ہر ملک اور ہر علاقہ میں پھیلا دینی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک خاص عزم کے ساتھ اشاعت اسلام کی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسلام دنیا کے ہر ملک میں پھیل رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ اسلام کا سورج مغرب سے بھی آب و تاب سے طلوع ہو گا۔ اور ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔

آپ کے بعد مکرم ایاز صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور تبلیغ کے لئے اپنے عزم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ عیسائیت کی شکست کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے انجیل اور قرآن کریم سے ثابت کر دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں بلکہ اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے تھے اور وہ کسی کا کفارہ نہیں بنے۔ دعا پر یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

عبدالغفور بھٹی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنری حیدرآباد ڈویژن

اعلان نکاح و شکرانہ

۳۱ ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم محمد صالح ابن سیٹھ فاضل ابراہیم الہ دین صاحب سکندرآباد دکن کے نکاح کا اعلان عزیزہ فاطمہ بشریٰ بیگم بنت جناب چوہدری محمد شریف صاحب سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر فرمایا اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

(۲) مکرم سیٹھ فاضل الہ دین صاحب کے فرزند خورد کی جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی دختر طاہرہ بیگم کے ساتھ منگنی کے موقعہ پر حضور نے طرفین کے حق میں دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر یہ امر نہایت قابل مسرت تھا کہ لڑکے کے اقارب میں سے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب و بیگم الہ دین صاحبہ اور سیٹھ فاضل الہ دین صاحب و اہلیہ و نیز ایک درجن دیگر رشتہ دار جو سکندرآباد سے بغرض شرکت جلسہ سالانہ ربوہ آئے ہوئے تھے تقریب نکاح و دعا میں شریک ہوئے۔ قبلہ سیٹھ صاحب کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے اس مرتبہ سات سال کی متواتر کوشش کے بعد پاکستان بغرض زیارت ربوہ آنے کی اجازت ملی۔ الحمد للہ!

زینب حسن چاٹگام

نوٹ:۔ اس خوشی کے موقعہ پر محترمہ زینب حسن صاحبہ موصوفہ نے الفضل کے اعانت فنڈ میں مبلغ پچیس روپے عطا فرمائے۔ (جزاہا اللہ تعالیٰ)

ضرورت ہے

ایک انگریزی کمپنی میں موٹر ڈرائیورز۔ خانساموں (جو انگریزی کھانا پکانے جانتے ہوں) اور بیہروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب الترتیب ۱۰۰/- روپے ۸۰/- روپے ماہوار اور بیہروں کو حسب لیاقت دی جائے گی۔ ایسے احباب کو جنہوں نے انگریزوں کے ساتھ کام کیا ہو اور انگریزی جانتے ہوں ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں سربراہ جھوڑ کر مقامی جماعت کے عہدیداروں کی تصدیق کے ساتھ لکھی جائیں۔ سندات کی نقول بھی ہمراہ ہوں۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

رحمت اللہ خاں شاہد مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر

نوٹ:۔ مزید تفصیلات کے لئے جوابی لفافہ ہونا چاہیئے۔

(۷) میرا بھائی سردار خاں قریباً چھ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائیں۔ (سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دلاوبہ)

ایک مفید علمی تحریک اور شکریہ احباب

لائبریریاں قائم کر کے اطلاع دیں

گذشتہ سال سے یہ تحریک کی جا رہی ہے کہ مجالس اپنے ہاں لائبریریاں قائم کریں۔ اس سے نوجوانوں کی علمی قابلیت بھی بڑھے گی اور تربیتی اور تبلیغی رنگ میں بھی یہ ایک مفید سلسلہ ہے۔ شعبۂ تعلیم مرکزیہ نے کچھ کتب فراہم کی ہیں۔ جو مجلس امسال لائبریریاں قائم کرے وہ ہمیں اطلاع دے۔ ان کی طرف سے اطلاع موصول ہونے پر شعبہ ہذا انشاء اللہ انہیں کتب ارسال کرے گا۔

اسی طرح میں مخیر حضرات سے درخواست کروں گا کہ وہ کتب عطایا کی صورت میں ہمیں ارسال فرمائیں ہم انشاء اللہ یہ کتب مجالس کی لائبریری میں بھجوا دیں گے۔

اس ضمن میں شعبہ تعلیم جناب مولانا بقاپوری صاحب۔ جناب چوہدری بشیر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض کا مشکور ہے جنہوں نے شعبہ ہذا کی تحریک پر ہمیں کتب عطا فرمائیں۔ یہ کتب بھی جلد مجالس کو بھجوا دی جائیں گی۔ اس ضمن میں آپ کی مرسلہ کتب لائبریریوں کو بھجوا دی جائیں گی۔ امید ہے مخیر اور اہل علم احباب اس صدقہ جاریہ میں ضرور حصہ لیں گے جزاھم اللہ احسن الجزاء

(غلام باری سیف) مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں دورہ

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت و اعانت کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو ذیل کے اضلاع میں بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے مقامی عہدیداران جماعت اور دیگر احباب خواجہ صاحب سے کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمل پور اور نوشہرہ چھاؤنی وغیرہ

ناظر رشد و اصلاح ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) ہمارا ایک مقدمہ عرصہ ۱۰ سال سے چل رہا ہے۔ عدالت ماتحت میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مخالف فریق نے ہائی کورٹ میں اپیل کر دی ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں
"احمدی برادرز" سائیکل ڈیلر۔ رتھ ہمیرپور۔ یو۔ پی۔ انڈیا

(۲) میرے ابا جان ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب ان کی بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں، نیز میری ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں رفیق احمد طاہر

(۳) میری ہمشیرہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ ایم۔ ایچ نسیم فاروقی کوٹ غلام محمد خاں

(۴) خاکسار کا چھوٹا بھائی اور چھوٹی ہمشیرہ بیمار ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو صحت عطا فرمائے۔ آمین چوہدری عبدالرشید کالے چک گجرات

(۵) والد محترم حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں متعدد عوارض سے بیمار ہیں اور کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے عاجلہ اور صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین ڈاکٹر دین محمد صوفی شہر گوجرانوالہ

(۶) میرے چچا ملک عصمت اللہ صاحب (برادر ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ درویش) جو کہ گلہڑ کے بروقت اپریشن نہ کروانے کے باعث بیہوشی کی حالت میں داخل تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے کافی آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (ملک رشید الدین انور۔ لاہور)

سیکنڈری بورڈ کی طرف سے

مولوی فاضل و منشی فاضل کا نیا مجوزہ نصاب

مولوی فاضل

کتب مجوزہ ضمیمہ (ب) برائے ۱۹۵۷ء

پہلا پرچہ — ادبیات (نظم)

۱- دیوان حماسہ
۲- دیوان المتنبی (بحذف ہجویات تا ردیف عین)
۳- عربی نظم جدید (زیر تجویز)

برائے سنہ ۱۹۵۸ء تا سنہ ۱۹۶۰ء

۱- دیوان حماسہ
۲- دیوان متنبی (بحذف ہجویات تا ردیف عین)
۳- عربی نظم جدید (مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ)

دوسرا پرچہ — ادبیات (نثر)

برائے سنہ ۱۹۵۷ء

۱- مقامات حریری پہلے پانچ مقامات
۲- کتاب الکامل للمبرد (اخبار الخوارج)
۳- العبرات — از منفلوطی
۴- علی ہامش السیرۃ طٰہٰ حسین (جزء اول)
۵- فتاۃ غسان

تیسرا پرچہ — دینی علوم (قرآن و حدیث)

۱- زیر غور —
۲- جواہر الاسلام -
۳- اصول تفسیر و تاریخ القرآن -
۴- الموطا مؤلفہ امام مالک
۵- اصول حدیث و تاریخ الحدیث -

چوتھا پرچہ — دینی علوم (فقہ و تاریخ)

۱- حجۃ اللہ البالغہ (طبع قاہرہ) حصہ اول -
مسایرہ مع مسامرہ اور حاشیہ علامہ قاسم -
۲- ہدایۃ اولین (جزء اول تا باب النکاح) -
یا شرح اللمع کے چند ابواب -
۳- تاریخ الفقہ از محمد الخضری
۴- محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ (دولت عباسیہ) مؤلفہ محمد الخضری

پانچواں پرچہ — علم البلاغت و عروض و فلسفہ

علم البلاغت و عروض

کتب حوالہ

۱- اسرار البلاغۃ یا مطول (تا ما انا قلت)
۲- محیط الدائرہ
۳- القوافی و العروض از مولانا روفی

فلسفہ

کتب مقررہ

شمس بازغہ مؤلفہ ملا محمود جونپوری بحذف بحث الحرکت یا تاریخ فلاسفۃ الاسلام از محمد لطفی جمعہ -

چھٹا پرچہ — انشا

۱- شفاہی -
۲- مضمون -
۳- ترجمہ اردو سے عربی - ترجمہ عربی سے اردو
۴- تلخیص یا عربی علوم و ادبیات سے متعلق تحقیقی مقالہ بزبان اردو باجازت نصاب کمیٹی

اضافی پرچہ اردو (اختیاری)
برائے مولوی فاضل

ضمیمہ (الف)

پرچہ الف — گرامر و انشا
۱- عملی گرامر -
۲- مضمون -

پرچہ ب — نظم و نثر
۱- نظم
۲- نثر

ضمیمہ (ب)

پرچہ الف — عملی گرامر
مضمون

پرچہ ب — حصہ نظم
دیوان شیفتہ (مطبوعہ اکاڈمی پنجاب)
بال جبریل حصہ نظم
حصہ نثر
خطوط غالب حصہ اول - مرتبہ غلام رسول مہر
مقالات حالی - جلد اول
مضامین فرحت حصہ اول

نوٹ :- اضافی اردو پرچے مولوی فاضل منشی فاضل دونوں امتحانات کے لئے ہیں

٭ نمبر حاصل کرنا لازمی ہیں - یا کسی نفیس موضوع پر ایک مقالہ جو فارسی نصاب کمیٹی سے منظور شدہ ہو - مقالہ نویسی کے لئے قواعد و ضوابط کے لئے مولوی فاضل امتحان برائے ۱۹۵۷ء ملاحظہ ہو-

منشی فاضل

مجوزہ کتب ضمیمہ (ب)
برائے ۱۹۵۷ء

پہلا پرچہ

تاریخ زبان و ادب فارسی
(نصاب کا اعلان بعد میں کیا جائے گا)
برائے سنہ ۱۹۵۸ء تا سنہ ۱۹۶۰ء
نصاب کا اعلان بعد میں کیا جائے گا

دوسرا پرچہ

نظم :-
۱- شاہنامہ فردوسی جلد ہفتم
۲- مثنوی مولانا روم دفتر پنجم
۳- قصائد قاآنی مرتبہ آقائے بہداد بخت (مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی)
۴- رباعیات عمر خیام
۵- رباعیات حافظ (ردیف میم)
۶- رومی عصر (کامل) از خواجہ عبد الحمید عرفانی
۷- انتخاب از ارمغان پاک
بیرم خاں - عرفی - نظیری - کلیم - غنی - بیدل - غالب

برائے سنہ ۱۹۵۸ء تا سنہ ۱۹۶۰ء

۱- منتخب شاہنامہ
۲- خلاصہ مثنوی روم دفتر اول - دوم معہ مقدمہ از آقائے فیروز
۳- انتخاب قصائد (مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ)
۴- انتخاب رباعیات و غزلیات شعرائے ایران مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ)
۵- رومی عصر (کامل) مقدمہ از خواجہ عبد الحمید عرفانی
۶- خسرو شیریں نظامی مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ

تیسرا پرچہ

نثر -
۱- چہار مقالہ (قابل اعتراض حصے خارج)
۲- اخلاق ناصری (۳) گلستان سعدی
۴- ابو الفضل دفتر سوم

برائے سنہ ۱۹۵۸ء سنہ ۱۹۶۰ء

۱- نثر فارسی (مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ)
۲- اخلاق ناصری (۳) گلستان سعدی

چوتھا پرچہ

تنقید - عروض - علم و معانی - کتب حوالہ
۱- فن شاعری از عزیز احمد
۲- شعر العجم حصہ چہارم و پنجم
۳- حدائق البلاغت
۴- دبیر عجم اصغر علی روحی
۵- علم بلاغت از از سجاد حیدر
۶- شعر و ادب فارسی از زین العابدین
۷- مراۃ الشعر از عبد الرحمٰن
۸- بحر الفصاحت نجم الغنی

پانچواں پرچہ

تاریخ ایران - نظم و نثر فارسی معاصر
۱- تاریخ ایران (از زمان ساسانیان تا عصر حاضر
۲- نظم فارسی معاصر (۳) نثر
کتب درسی :-
۱- پنج حکایت حصہ اول و دوم - از آقائے علی اصغر حکمت (مطبوعہ ایجوکیشن بورڈ)
۲- سفینہ دانش از رازی
۳- شعرائے معاصر ایران (مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ)

برائے سنہ ۱۹۵۸ء تا سنہ ۱۹۶۰ء

۱- تاریخ ایران (از زمان ساسانیاں تا عصر حاضر)
۲- پنج حکایت حصہ اول و دوم (مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ)
۳- نثر فارسی معاصر (حصہ اول و دوم) از آقائے سعید نفیسی (مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ)
۴- شعرائے معاصر ایران (مطبوعہ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ)

چھٹا پرچہ

انشاء

۱- مضمون (۲) ترجمہ (۳) شفاہی
شفاہی کے امتحان میں پاس ہونا ضروری ہے جس کے لئے تیس فی صدی کے حساب سے آٹھ ٭

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی حکیم مولوی غلام حسین صاحب احمدی جو پارہ چنار میں مقیم تھے - مورخہ ۲ فروری ۵۶ء کو بمقام موضع زدفسلہ تحصیل پنڈی گھیب وفات پا گئے - احمدی دوست وہاں نہیں تھے - احباب سے درخواست ہے کہ ان کا غائبانہ جنازہ پڑھ کر اللہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں -

عبد الغفور سپرنٹنڈنٹ
دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کوہاٹ

معاوضہ کے بغیر کسی شخص کو جائداد سے محروم نہیں کیا جائیگا

مجلس دستور ساز نے مسودہ آئین کی تیسری اور چوتھی جدول منظور کر لی

کراچی ۱۵ فروری۔ مجلس دستور ساز نے کل مسودہ آئین کی تیسری اور چوتھی جدول بعض ترامیم کے بعد منظور کر لی ہے۔ تیسری جدول سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کے اختیارات اور ان عدالتوں کے ججوں کی تنخواہوں اور دوسری مراعات کے متعلق ہے۔ چوتھی جدول انتخابی دفعات اور صدر نیشنل اسمبلی کے سپیکر وزیر اعظم۔ وزراء اور اراکین اسمبلی کی تنخواہوں کے متعلق ہے۔

آخری خبریں آنے تک اراکین دستوریہ نے بنیادی حقوق سے متعلق ان دفعات پر غور شروع کر دیا تھا۔ جن پر ازیں بیشتر بحث ملتوی کر دی گئی تھی کل جائداد سے متعلق شہریوں کے بنیادی حق سے متعلقہ دفعہ پر غور شروع ہوا۔

مجلس دستور ساز کا اجلاس حسب معمول تین بجے بعد دوپہر ڈپٹی سپیکر مسٹر سی ای گبن کی صدارت میں شروع ہوا۔ آج دستوریہ کے اجلاس کا آغاز مسودہ آئین کی تیسری جدول پر غور سے ہوا۔ یہ جدول عدلیہ سے متعلق ہے۔ یہ جدول تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ سپریم کورٹ دوسرا ہائی کورٹوں اور تیسرا ماتحت عدالتوں سے متعلق ہے۔

وزراء کی تنخواہیں

ایوان نے چوتھی جدول پر غور شروع کیا یہ جدول دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ صدر۔ قومی اسمبلی کے سپیکر۔ وزیر اعظم وفاقی جمہوریہ پاکستان کے وزراء۔ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر اور اسمبلی کے ارکان کی تنخواہوں اور مراعات کے متعلق ہے۔ اس جدول کا دوسرا حصہ انتخابی دفعات صوبائی اور وفاقی مجالس قانون ساز کی رکنیت کے امیدواروں کی اہلیت اور عدم اہلیت سے متعلق ہے۔

اس جدول کے پہلے حصے کے بارے میں مسٹر ابوالمنصور (عوامی لیگ) کی طرف سے پیش کردہ ایک ترمیم پر خوب بحث ہوتی رہی چاہتے تھے کہ صدر وزیر اعظم اور جدول میں مندرجہ دوسرے اصحاب کی تنخواہیں قومی آمدنی کے تناسب سے مقرر کی جانی چاہئیں جو بہت کم ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کا رقبہ ہندوستان کا ایک چوتھائی ہے۔ لیکن یہاں وزیروں کی تنخواہیں ہندوستانی وزراء سے زیادہ رکھی گئی ہیں۔

سرکاری وزیر اطلاعات میر علی محمد راشدی نے اس ترمیم پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں جہاں قومی آمدنی کے تناسب پر تنخواہ مقرر کی گئی ہو۔ آپ نے کہا کہ ایک وزیر کی تنخواہ سے انکم ٹیکس وضع کرنے کے بعد اس کی آمدنی صرف ۵۰ روپے روزانہ رہ جاتی ہے جو دستوریہ کے ایک رکن سے صرف ۲۵ روپے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ ایک وزیر کو صبح سے رات گئے تک کام کرنا پڑتا ہے۔ اور اس لحاظ سے مجوزہ تنخواہ کوئی زیادہ نہیں۔ تنخواہوں کے سلسلہ میں مسٹر منصور کی ترمیم مسترد کر دی گئی۔

دستوریہ نے مناسب ترمیم کے بعد جائداد سے متعلقہ بنیادی حق کی دفعہ ۱۵ منظور کر لی۔

ترمیم شدہ دفعہ کے مطابق حکومت معاوضہ دیئے بغیر کسی شخص کی جائداد پر قبضہ نہیں کر سکے گی۔ اور متعلقہ شخص کو معاوضے کے بارے میں حکومت کے فیصلے کو عدالت میں چیلنج کا اختیار ہوگا۔

سفارتی نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو گئی

کراچی ۱۵ فروری۔ مشرق وسطےٰ میں پاکستان کے اعلےٰ سفارتی نمائندوں کی دو روزہ کانفرنس وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری کی صدارت میں یہاں شروع ہو گئی۔ کانفرنس کا افتتاح وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کیا۔ کانفرنس کا امروزہ اجلاس تین گھنٹے تک جاری رہا۔

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کانفرنس میں عالمی مسائل اور مشرق وسطےٰ سے متعلقہ معاملات پر غور کیا گیا۔ ترجمان نے یہ بھی خیال ظاہر کیا کہ ممکن ہے کانفرنس کا اجلاس جمعرات تک جاری رہے۔

ڈویژنل کمشنروں کو میونسپل کمیٹی توڑنے کا اختیار نہیں ہے

لاہور ۱۵ فروری۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے منڈی بہاؤالدین کی میونسپل کمیٹی توڑنے کے بارے میں کمشنر کے فیصلے کو ناجائز قرار دیتے ہوئے حکم نامہ منسوخی جاری کر دیا ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ اس عموی میں لاز آرڈر کا اطلاق اس حد تک غیر قانونی ہے کہ ۱۹۵۵ء کے پنجاب میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۲۳۸ میں "صوبائی حکومت" کے الفاظ کی بجائے "کمشنر" کا لفظ رکھا گیا۔ جہاں تک موجودہ قانونی نوعیت کا تعلق ہے کمشنر میونسپل کمیٹی نہیں توڑ سکتا۔

فاضل ججوں نے تجویز پیش کی ہے کہ اس دفعہ کو ازسرنو مرتب کیا جائے یا شکوک دور کرنے کے لئے اس ضمن میں دوبارہ قانون بنایا جائے۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں مزید لکھا ہے کہ قانون قیام مغربی پاکستان ۱۹۵۵ء کے تحت گورنر جنرل نے نئے صوبے میں مروجہ قوانین کا اطلاق کرنے کے لئے گو کہ جو اختیارات دیئے ہیں ان کی رو سے وہ اطلاق کی اغراض کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے قوانین میں ردوبدل کے مجاز نہیں ہیں۔

کراچی ۱۵ فروری۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلےٰ ڈاکٹر خانصاحب نے کراچی یونیورسٹی کی پولیٹیکل سائنس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے طلبہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ذاتیات سے بالاتر رہ کر ملک و قوم کی خدمت کریں۔

پاکستان پر اقتصادی ناکہ بندی عائد کرنے کا الزام درست نہیں ہے

کراچی ۱۵ فروری۔ پاکستان پر اقتصادی ناکہ بندی کا غلط الزام عائد کرکے افغانستان نہ صرف پاکستان کے خلاف غلط تاثر قائم کر رہا ہے، بلکہ خود اپنے اور دوسروں کے لئے بھی مشکلات پیدا کر رہا ہے"۔

یہ الفاظ اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و مشرق بعید کے اجلاس میں ۱۴ فروری کو پاکستانی مندوب مسٹر عباس خلیلی نے اپنی تقریر کے دوران کہے مسٹر خلیلی نے مزید کہا کل میں نے افغان مندوب کے الزامات کی نہایت ہی مفاہمانہ انداز میں تردید کی تھی۔ لیکن آج انہوں نے پھر وہی بات دہرائی ہے۔ بعض حلقوں نے افغانستان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس مسئلے کو کسی اور اجلاس تک ملتوی کر دیں۔ لیکن میں اس سے متفق نہیں ہوں۔ "افغانستان پہلے بھی متعدد بار پاکستان پر اقتصادی ناکہ بندی کا الزام عائد کر چکا ہے۔ اور اب میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ یہیں اور اسی وقت ختم ہونا چاہئیے۔ میں پاکستان کی طرف سے انکار پھر ان الزامات کی صحت سے انکار کرتا ہوں اس ضمن میں مجھے اپنے ساتھیوں کے فیصلے کا کوئی خوف نہیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم پاکستانی افغانستان کے دوست ہیں۔ اور اس کی ہر ممکن امداد کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس کے برعکس وہ اپنے غلط رویہ سے نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اپنے اور دوسروں کے لئے بھی مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ حکومت پاکستان ہمیشہ افغانستان کو تجارتی سہولتیں دیتی رہی ہے اور آئندہ بھی وہ اس پالیسی پر عمل پیرا رہے گی۔

چاول کی کاشت کیلئے تجرباتی فارم

کراچی ۱۵ فروری پاکستان میں چاول کی کاشت کے جاپانی طریقے رائج کرنے کی غرض سے یہاں دو تجرباتی فارم قائم کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک فارم میمن سنگھ (مشرقی بنگال) اور دوسرا مغربی پاکستان میں ہوگا۔ ان فارموں کے لئے مشینری حکومت جاپان کی درخواست پر ایک جاپانی فرم بھیج رہی ہے۔ ادھر چار جاپانی ماہر آج کراچی پہنچ گئے ہیں یہ عنقریب مشرقی بنگال روانہ ہو جائیں گے۔ چار اور جاپانی ماہر مغربی پاکستان میں کام کرنے کے لئے عنقریب یہاں پہنچ رہے ہیں۔

چنیوٹ ریلوے سٹیشن کیلئے بجلی

لاہور ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ مالی سال کے دوران چنیوٹ کے ریلوے سٹیشن کو بجلی بہم پہنچا دی جائے گی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی انتظامیہ بجلی کے مجوزہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں محکمہ تعمیرات عامہ کی خدمات سے استفادہ کرنے کے لئے بات چیت کر رہی ہے۔

روئی کے کارخانہ میں آتشزدگی

سانگلہ ہل ۱۵ فروری۔ روئی کے ایک مقامی کارخانہ میں گزشتہ روز اچانک آگ لگ گئی۔ ایک گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا گیا۔ نقصان کا اندازہ چودہ پندرہ ہزار روپے بیان کیا جاتا ہے۔

صحافیوں کے وفد کی مصروفیات

کراچی ۱۵ فروری۔ مشرقی پاکستان کے ۱۲ صحافیوں کا جو وفد مغربی پاکستان کے ۱۰ روزہ دورے پر کراچی آیا ہوا ہے۔ اس نے کل صبح کراچی کارپوریشن کے دفاتر دیکھے اس کے بعد وہ لانڈھی کا صنعتی علاقہ دیکھنے گیا۔ شام کو وفد کے ارکان نے مجلس دستور ساز کے اجلاس میں بھی تماشائیوں کی حیثیت سے شرکت کی۔

تجارتی نرخ

اجناس گندم ۱۳/۲ تا ۱۳/۴ چنے ۱۱/۴ باجرہ ۹/۱۲ تا ۱۰/- مکئی ۹/۱۲ تا ۱۰/- ماش ۲۱/- تا ۲۵/- مونگ ۱۷/- تا ۲۱/- دال مسور ۱۲/۱۰ توریہ ۱۷/- تا ۱۷/۴ مرچ ۲۵/- تا ۳۶/- گڑ ۱۸/- تا ۲۲/- رس کٹ ۶/- تا ۱۵/- شکر ۱۹/- تا ۲۳/- کھانڈ ۲۵/- تا ۲۷/۴ گھی ۱۵۵/-